ڈاکٹر صابر آفاقی کی برسی کاموقع ورخصوصی اشاعت





اليس199، ملك آبادشا بينك مال، سطيطلا ئك ٹاؤن، راولپنڈی، پاکستان bazmegojri@gmail.com Whats app +923005515140



ماہنامہ بنامہ بنامہ ایر کے جوری



مدیر اعلیٰ: عطاءالرحمن چوہان مدیر: محمد رفیق شاہد معاون: عبدالروف کالوخیل

Ø

فهرست مضامین ۱- فرمان الهی[ترجمو قرآن] ۲۱- نعت رسول طرفی آیتیم ۳- گوجری کو لعل __ڈاکٹر صابر آفاقی، رفیق شاہد

رفیق شاہد ۷-ڈاکٹر صابر آفاقی، اہل قلم کی نظرماں ۵. خصوصی مضمون، ڈاکٹر صابر آفاقی، عطاءالر حمن چوہان ۲- خصوصی مضمون، ڈاکٹر صابر آفاقی، عبدالرشید چوہدری

۷۔ پر وفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی کی شاعری

مجلس مشاورت

مخلص وجدانی عبدالرشیر چود هری مفتی ادریس ولی غللام سر وررانا، شعیب شاه در ویش

مجلس ادارت

ڈاکٹر محمداکرم بانٹھ جاوید سحر پر وفیسر سجاد قمر ڈاکٹر طاہرہ جبیں زاہدہ خانم چوھدری(یو نچھ) شازیہ چود ھری (راجوروی) شاہدہ چوہدری بنت قاضی محمد بشیر ؒ

بزم گوحب ری پاکستان [رجسٹرڈ]

- S-199, Malikabad shopping Mall, Satellite Town, Rawalpindi, Pakistan
- bazmegojri@gmail.com Whats app +923005515140



اداريو

برم گوجری، خرامال، خرامال اگے بدھتو جارہیو ہے، مہاری کوشش وے کہ ہرواری کائے نویں تخلیق تھاری نذر کرال۔ اس واری گوجری زبان کا سرخیل، بابائے غزل پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی ہورال کی شخصیت نے فن بارے خصوصی اشاعت تھاراہ تھال مان ہے۔ ڈاکٹر صابر آفاقی اک مورخ نے سکالرہون کے نال نال اردو، فارسی، گوجری، پنجابی نے پہاڑی کا مابینا زشاعر، ادیب نے نقاد تھا۔ و علم غاسمندر تھا، جہال کی ہرگل سمندر نال کوزہ مال بند کرن آلی تھی۔ ڈاکٹر صاحب کوشاران عظیم شخصیات مال و برح جہال کی مختال نے کوششاں نال گوجری زبان زبین وروں اٹھ کے اشان ور پہچی۔ ڈاکٹر صابر آفاقی گوجری کا متھا کوچن ہے، جس کوملمی تحقیقی نے ادبی مقام دنیا نے ادب مان اپنی مثال آپ ہے۔ اس زمانہ مان برصغیر توں فارس شاعرانگلیاں ورگئن واسطے وی نہی کہھتا ا، ڈاکٹر صابر آفاقی مقام دنیا نے ادب مان اپنی مثال آپ ہے۔ اس زمانہ مان برصغیر توں فارس شاعرانگلیاں ورگئن واسطے وی نہی کہھتا ا، ڈاکٹر صابر آفاقی نے غالب، اقبال نے روی کا نقش قدم ورچلتاں وال فارس ناوی موضوع تی بنایو۔ انہاں نے گوجری تو نام نہیں بنایو بلکہ گوجری نے قالب، اقبال نے روی کانقش قدم ورچلتاں وال فارسی ناوی موضوع تی بیا ہو۔ انہاں نے گوجری تو نام نہیں بنایو بلکہ گوجری نے قالب، اقبال نے روی کانقش قدم ورچلتاں وال فارسی ناوی موضوع تی بیا ہو۔ انہاں نے گوجری تو نام نہیں بنایو بلکہ گوجری نے تا بھوراں کی وجہ تیں نویں دنیا مان قدم رکھیو۔

ڈاکٹر صابر آفاقی نے جس دور مان گو جری کھت شروع کی ،اس و یلے ریڈ یوتے پاکستان ٹیلی ویژن توں علاوہ کائے تھائی نہیں تھی ، جت و ہے اپنی شاعری کا جو ہر دس سکتا۔ ہوں دعو کی نال یاہ گل کہہ سکوں ہے کدے ڈاکٹر صابر آفاقی نان سوشل میڈیا کو یوہ دورل جا توتے کوئے بد بخت گو جری ادب نان بگاڑن کی جرات نہ کر سکتو۔ ڈاکٹر صاحب نے گمنا می کا اس دور مان وی گو جری زبان وادب ور پہرو د تو اس کی آبیاری کی تے اس نان دھو کہ بازاں تے چوراں چکاراں توں بچائے رکھیو۔ کے بجال ہے اس دور مان کے نے کسے کی شاعری چوری کرن کو خیال وی کیووے۔ اج کا اس دور مان ہر شخص شاعرتے ادبیب بن رہیو ہے وہ کسے ناں استاد شلیم نہی کرتو ہاں اپنا آپ نان استاد کے طور منان وربھندر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے علم سکھیو سکھا ئیوتے انسانیت کا درجہ نے معیاروی سامنے رکھیا میکن ہی نہی ہے ہم استاد کے طور منان وربھندر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے علم سکھیو سکھا ئیوتے انسانیت کا درجہ نے معیاروی سامنے رکھیا میکن ہی نہی ہے ہم ڈاکٹر صابر آفاقی جیسا اتنا بڑا انسان ناں بُھل سکاں جیمڑ و نکا توں نکا نان وی چھک کے اپنے برابرلیا کے رکھ چھوڑ ہے تھو۔ آزاد خطہ مال ڈاکٹر صابر آفاقی جیسا اتنا بڑا انسان ناں بُھل سکاں جیمڑ و نکا توں نکا نان وی چھک کے اپنے برابرلیا کے رکھ چھوڑ ہے تھو۔ آزاد خطہ مال ڈاکٹر صابر آفاقی خدمت کر رہی ہے۔

بزم گوجری کے ذریعے اس سلسلہ نان جاری رکھتاں ہم گوجری ادب کی خدمت کرن آلا سارا کر داراں کی خدمات ناں مرتب کر کے قارئین کی نذرکرتار ہاں گا۔ **والسلام**





جیرالوک شیطان کولوں نیج کے اللہ کی طرف مُڑیا،
انہاں واسطے خوشخبری ہے۔ تم میرابنداں نال
خوش خبری دسے دیو، جیرامیری گل ناغور نال
سنیں نے اس ور عمل کریں، یہی ہیں جہاں نال
اللہ نے ہدایت دِتی تے یہی عقل آلاں وی ہیں۔
اللہ نے ہدایت دِتی تے یہی عقل آلاں وی ہیں۔
(الزم-۱۰۱۰)

ماہنامو:,,برم گوبری،، ایریل، 2023





کوئی نیکی کربندیا مُرط کے تنین نہیں آنو میسر سجد ہے ڈھر بندیا كبرنه كربنديا مَن أمرر سولي ناں کوئی نیکی کربندیا حشر کی گر می تُوں ہروپلے ڈربندیا شُن صفدر عرضي نا نه کرمَن مرضی مَن رَبِ کی مرضی نا

ماہنامو:,,برم گو جری،، ایریل، 2023



وجي الله بروفيسر ڈاکٹر صابر آفاقي





نے پروفیسرڈاکٹرصابرآ فاقی مرحوم

1946ءمان اُنہاں کا والدنے اُنہاں نان علم حاصل کرن

أنهال نان چنگی تعلیم دوانو

حابهویں تھا اس واسطے انہاں

نے فیصلو کیو جے ویہانیا پُوت

نان علم حاصل كرن واسطے دليس

تۇ بابىر ئورچھوڑىي _

واسطے پاکستان ٹورچھوڑ ہو۔ مان نے اکھرواں تے دعاؤاں کونڈرانو دے کے
پُوت نان رخصت کیو، باپ نے جہڑی آخری نصیحت کی واہ یاہ تھی۔ میر یا بچیا
ہوں تبناں اللہ کے سپر دکروں آ ں تعلیم اُدھی چھوڑ کے نہ مُڑ ہئے کدے کوئے
چھی کھے جے ہوں مَر گیج ہاں تاں وی تعلیم اُدھی چھوڑ کے نہ مُڑ ئے۔
ڈاکٹر صاحب پنجاب تے ہزارہ کی درسگا ہواں مان تعلیم حاصل کرتار ہیاتے جَد
درسِ نظامی مان فارغ التحصیل ہوکے 1951ء مان کشمیرواپس آیاتے والدنان

تھو۔ڈاکٹر صاحب پی اکتحریم ال پی تاریخ پیدائش کابارہ ماں اسر حکمیں ہمیری تاریخ پیدائش 1933 کا سال بتائی جاتی ہے۔میری پیدائش کا مہینہ اور در معلوم نہیں ہے۔والدہ بتایا کرتی تھیں کہتم بھا گن کے مہینے میں اور بدھ کے دن پیدا ہوئے ہو۔ میں نے اندازے سے 9 مارچ مقرر کیا۔بعد میں پتہ چلا کہ وعدد مبارک ہے اور ریاضی کا سب سے بڑا ہندسہ ہے میں اسے تا تکیر غیبی سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے 9 کی تاریخ میرے دل برا لقا کردی،،



آزاد کشمیرریڈیومظفرآ باد کا پہلاریڈیومیگزین "جرس گل "مان حصولین آلاں مان: سِج تُوں کھے، محترمہ عظمت درانی، پروفیسرڈا کٹر صابرآ فاقی جناب غلام احمد پنڈت، جناب آذر عسکری، جناب خاور لا ہانوی اور جناب الطاف قریش کے نال اک نایاب فوٹو

ابندائی دینی نے فارس کتاباں کی تعلیم اپناوالدگرامی کولوں گھر مان ہی حاصل کی اس دور مان ان کا علاقہ مان صرف دو پرائمری سکول ان کا گراں توں چارمیل کا فاصلہ پرتھا۔ اُن مان داخلولینوا وکھوتھوو یسے وی اس زمانہ مان انگریزی نان چنگو نیس مجھیو جائے تھولیکن ان ساری مشکلاں نے مجبوریاں کے باوجود انہاں کا والد

فوت ہواں دوسال ہو گیاتھا، پاکستان بن گیوتھوتے کشمیرکواک حصووی آزاد ہو گیوتھو۔ واپس آ کے گجھ مہیناں حالات کو جائز ولیتار ہئیا گھر مان جھے آدمی کھان آلاتھا زمین ور بارانی فصل و بے تھی وہ غلو فقط چھ مہیناں کوخرچو پوروکر سکے تھو علم نان روایت کے مطابق ذریعومعاش نیس بنانوچا ہویں تھا۔ بقول ڈاکٹر صاحب



1955 مان انجمن تی اردوکی بنیا در کھی گئی۔اس کاسریرست عبدالعزیز میر (ما لک عزیر ہوٹل) تھا۔مجمد خان نشتر جنرل سیکرٹری ،عبدالغنی غنی صدرتے نائب صدر مسعود قریثی تھا،مجدخان نشتر ،عبدالغیغی ،غلام احمد پیڈت ،مجمداسحاق سوزتے لیتفوب ہاشی انجمن ،کامستفل اراکین تھا۔انجمن مان غلام حیدرخان ،عبدالرحیم افغانی ، صابرآ فاتی، سعید قادری، شخ غلام محر، صباسلمانی، لاله عبدالقیوم پروفیسر خالدمحمود شخ ، خمار د ہلوی، ابن شهیدامر ہوی اور ملک عبدالرشید شامل تھا

مشور وضرور دِتوج ہوں جُنیں بنانوسکھ لیوں۔

جہڑی ساعت آوے اُس نان جان غنیمت صابر کوئے چنگو سال نیں آسے سال ہے دیکھے تُوں

أسے زمانه مان مظفرة باد مان اور نثيل كالج كواجراء عمل مان آنيو گيوتھواس واسطے انہاں نے مولوی فاضل مان داخلو لےلیو ۔مولوی فاضل باس کیوتے نوکری کو مسّلو در پیش تھوفوج مان نوکری کرن کی کوشش کی مگر نہ مِل سکی کیوں جے انہاں



بہاول بور مان جناب محمد خالداختر نے یروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی

کے گراں کا لوک تماشائی تے تھا پر کوئے مشیر نیس تھو ہاں اک بزرگ نے یوہ نان طالب علم کی نیس بلکہ پہلوان کی لوڑتھی آخر کاراُس وقت کا ڈائر یکٹر تعلیم مرحوم ڈاکٹر نذر الاسلام نے اُنہاں کی تقرری ہائی سکول بھمبھر مان کر دتی یاہ 1952ء کی گل ہے۔

سال2000: (سيح تُون كھيے) ارشاد ہاشمي ايديير، روزنامه اوصاف، جرمنی تے ڈاکٹر صابر آفاقی

و بیرعِلماں کا نوّ اں جہاناں نان دریافت کر کےعلم کی بلندیاں نان چھو ہنو جا ہویں تھا اِس واسطے نال نال میٹرک کی تیاری وی شروع کر دتی ۔افضل یور، مُدل سکول کہوڑی، مڈل سکول بھیڑی، ہائی سکول بوسہ گلہ توں تبدیل ہو کے انٹر کالج





2003، اک یا دگارتصویر حلقه گوجری ادب راولپنڈی: سرپرست پروفیسرڈاکٹر صابر آفاقی (مرحوم)، جناب ملک محمد اعظم صدر، جناب پروفیسر سجاد قمر شئیرنائب صدر جناب عبدالرشید چوہدری ڈپٹ سیکرٹری نے جناب خالد عمران خالد انفار میشن سیکرٹری محمد حنیف چوہدری ڈپٹ سیکرٹری نے جناب خالد عمران خالد انفار میشن سیکرٹری

مظفرآ باد مان پُچیاتے بی اے کر چکیا تھا۔1962ء مان بیٹاور یو نیورسٹی توں بی ایڈ کیوتے ہائی سکول اٹھمقام مان تعیناتی ہوئی اس توں بعد اک سال ہیڈ ماسٹر ہائی سکول گوجر بانڈی نے اک سال تک انسپکٹر آفسکولزکی خدمات سرانجام دیتا



ڈھا کہ مان جناب ابوسعید نورالدین، جناب شام بار کپوری تے بروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی

رہئیا۔اس مان شک نیں جے ویدافسران بالا کاستم نے نشانہ مان ہمیشہ رہئیا جہڑا ہڑا ہی دھیان نال انہاں کو تبادلو کرتا رہئیا ۔لیکن فر وی حصول علم کا خیال توں کدے غافل نیں ہویا۔مشکلال کا اِنہاں سالاں مان اردو نے فارسی مان ایم اے کیو نے وہ وی محکم تعلیم کا ارباب اختیار توں کی بچا کے لیکن جدڈ ائر کیٹر تعلیم نان اس کی خبر ہوئی نے اُنہاں نے ڈاکٹر صاحب کو تبادلو میر پور کا اک کالج مان کر دِتو۔

زمانو اِس رِحیا صابر نا رڑکے مثال اس کی مدھانی ماں کھھے گو

ایم اے فاری درجہ اوّل مان پاس کیوتھواس واسطے سفارت خانہ ایران نے پی انگی ڈی کرن واسطے سکالرشپ کی منظوری دے دتی اِسرے اُنہاں نے نیل عبور کیو تے ساراا کھ پاڑ پاڑ کے دیکھارہ گیا۔ تہران تُوں اُنہاں کی زندگی کونو وّں باب شروع ہوّ واُت جدید فارسی سکھی ، ایران کا اہل قلم نال آشنائی پیدا کی ، جریداں مان چھین لگا اُت کیں لائبریریں کھنگالیں ، اُد بی ، دینی تے ثقافتی تحریکاں کومطالعو کیو۔ یا کتان تے کشمیرنان متعارف کروایو۔

تہران مان اُپنوگز اروتے ہوجائے تھولیکن گھر آلاں نان مالی مشکلات کوسامنوتھو اس مان شک نیں جے گجھ سال تنگدستی مان گزریالیکن کدے قناعت تے صبر کی



1992: كولمبومان ڈاكٹر صابر آفاقى كى بدھ بھكشاں كے نال ناياب تصوير

نعمت تول محروم نیں ہویا۔

1972ء مان پی ای ڈی کی ڈگری لے کے وطن واپس آیاتے کالج مان تے فر یو نیورسٹی مان ملازمت مِل گئی کیکن پوری طرح کھپ نہ سکیا اُس کی وجہ یاہ تھی جے اُج کا دور مان افسراں کی چاپلوس تے ہم پیشدا حباب کے خلاف سازش کا میاب نوکری کی پہلی شرط مجھی جائے تھی بلکہ اج کا دور مان وی یوہ ہی گجھ چل رہیو ہے۔



کے واسطے اپنی پوری قوت تے تو انائی استعمال کرتار بینا۔ بقول اُنھاں کا شعر کے

اک جذبولے کے جلیاں ماں فر جوگ آیو گلیاں ماں میں سارو لوہو ڈوھل دِتو گجھ پونیاں مان گجھ جھلیاں ماں

شاعری کوآ غاز 1950ء مان کیوطالب علمی کا زمانہ مان چنگاں چنگاں شاعراں نال ملاقات رہیں۔ساہیوال مان مجید امجد، منیر نیازی تے مولانا عظامی جالندھری نال صحبت رہیں۔حضرت احسان دانش تے ابرار حسن گنوری کولوں اصلاح سخن لیتار میئا۔



1995 الخرطوم: ڈاکٹر صابر آفاقی دریائے نیل کے کنڈے

ڈاکٹر صاحب انگریزی ، فارسی ،عربی ، اردو، گوجری تے پہاڑی کو براہ راست مطالعو کریں تھا۔ادبیات،تاریخ ،فلسفو، نفسیات ، السنہ ، ادبیان کو تقابلی مطالعو، تصّوف ،فنون لطیفہ تے ثقافت ان کا پہندیدہ موضوعات تھا۔

عربی، فارسی، انگریزی، اردو، ہندی، اسپرنتو، گوجری، پہاڑی تے پنجابی توں علاوہ کئی زباناں وَرعبور حاصل تھوتے بڑی روانی نال بیساری زبان بولیں تے لکھیں تھا۔

اریان مان قیام کے دوران اُنہاں کا در جنال مقالات کشمیر کا حوالہ نال ایران تے



دہلی ماں ڈاکٹر صابر آفاقی تے مالک رام کی یادگار تصویر



اک یادگارتصور کراچی مان: پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی، جناب جمیل الدین عالی، جناب شان الحق حقی، تے جناب رومانی

ڈاکٹر صاحب طبعاً چاپلوسی نان غلط سمجھیں تھا سازش تے چغل خوری وی اُنہاں کا مزاج مان نیس تھی۔ رہیں سیاسی بیسا تھیں تے ویہ سیاست نان سب خرابیاں کی جڑ سمجھیں تھا۔ برادری ازم کے سہارے مجھ کا میابیں حاصل کرسکیں تھالیکن یوہ وی ان کے نیڑے اک پاپتھو آزاد کشمیرتے پاکستان مان نہتے برادری کا کسے فردکوسہار ولیو تے نہ ہی کسے نان خیال آ یو جے وہ اُنہاں نان سہار ودیتو۔



1992 بخارا: پروفیسرڈاکٹر صابرآ فاقی کی مزار حضرت بہاؤالدین نقشبندور حاضری

اُنہاں کی تحقیق، خدمت خلق، اعلیٰ نظریات کو پر چار ارباب دانشگاہ کے نیڑے ہے معنی تھا، جَد اُنہاں نے ایما نداری نال محسوس کیو ہے ہوں ایسا حالات مان قوم کے واسطے کوئے کم نیس کر سکتو بلکہ اُلٹو خزانہ وَر بوجھ بن رہیو آ ں، اُنگاں حکومتی علم نیس کر سکتو بلکہ اُلٹو خزانہ وَر بوجھ بن رہیو آ ں، اُنگاں حکومتی حقال کی طرفوں وی میری کردار کشی ہور ہی ہے تے اُنہاں نے خدا کے حضور سرخر وہون کے واسطے 1986ء مان ریٹائر ڈمنٹ لے لی۔ ادبیات مان آ زاد کشمیر کا پہلا آ دمی تھا جہاں نے باہر کا ملک توں ڈاکٹریٹ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ قدرت نے بے پناہ تخلیقی صلاحیت دتی وی تھی اس واسطے سروس نان حاصل کی۔ قدرت نے بے پناہ تخلیقی صلاحیت دتی وی تھی اس واسطے سروس نان حیورٹ نوں بعد اپنی ساری توجہ تے سوچ اُدب آ لے یاسے موڑ دتی اس مشن



بلتی،شینا، بروشسکی،کھوار،کالاش تے گوجری کی ضرب المثال انگریزی ترجمه نال مرتب کی ہیں۔ انہاں نان دنیا کی بڑی بڑی اُدبی کانفرنساں تے مشاعراں مان بلا يو كيوت إسرے ڈاكٹر صاحب نے 25 توں زیادہ ملکاں کا دورہ کیا تے اکثر غیرملکی دوراں کا سفرناماں وی مرتب کیا۔ اُنہاں نے باہر کامُلکاں خاص نئ دہلی 1986: بروفیسرڈاکٹرصابرآ فاقی، جناب علی سردار جعفری، جناب کیفی اعظمی تے ان کی بیگم طور ورایشیائی، خلیجی تے بورپی مُلاکاں مان پاکستان تے

افغانستان كااد بي جريدان مان شائع ہوتار ہيئا۔

ڈاکٹر صاحب اردو، فارس، گوجری، پہاڑی ، پنجابی نے ہندکو کا قادر الکلام شاعرتھااُنہاں کیں سٹھ توں زیادہ کتاب تے تقریباً دوسو کے نیڑے مقالات شائع ہو گیا ہیں۔ آزاد کشمیر یو نیورٹی نے ڈاکٹر صاحب کی تصییفات کے واسطے خصوصی طوریر''صابرآ فاقی کارنز' وی قائم کیووہ ہے۔ اِنہاں کیں مشہور تصانیف ىيەنېل-

☆☆☆☆ 1000面的 ☆☆☆☆

اقبال اورکشمیر، جلوهِ کشمیر، بشارتِ ظهور، نجوم مدایت، درسِ اخلاق، بھولی بسری یادیں، بر مامیں اردو،سفرمحبتوں کا (سفرناماں)، کثرت نظارہ ،عکس کشمیر(تحقیقی مقالات) تے ترجمہ جہڑا شائع ہوا وے بیہ ہیں ۔کشمیراسلامی عہد میں،حسین ابن منصورخلاً ج، تے مرزاغالب کی نگاش رنگ مچی مشہور ہیں۔

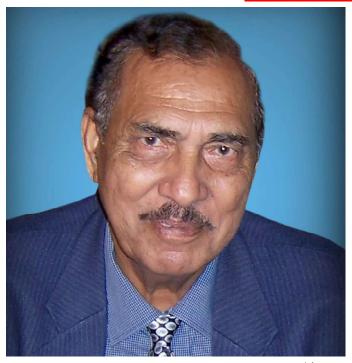
☆☆☆☆ してのかり ☆☆☆☆

شہرتمنا طلوع سحر،سارے جہاں کا درد، ہمہ آ فتاب بینم، نے موسموں کی بشارت، خنده ہائے بجا (مزاحیہ کلام)، گوجری ادب، تے مجم در ی۔

ተተቀ ነሪን ነ ተተቀ ተ

راج ترمکنی (ترجمعو) گلهائے تشمیر، تجلیاتِ ایران، درجشجوی سیارهای دیگر

پُھل کھیلی،کیسر کیاری، پیغامِ انقلاب،سانجھوکھلاڑ و،اس توں علاوہ انہاں نے



کشمیری کلچر، تهذیب نے زباناں نان تعارف کرا یو۔

انہاں کی علم دوستی کو انداز واس گل توں لا بو جا سکے جے ڈاکٹر صاحب کی ذاتی لائبرىرى مان كتابال كى تعداد دس ہزارتوں زیادہ ہے اُنہاں نے نیشنل خورشید میموریل لائبریری مظفر آباد نان دوہزار کتاباں کوتحفو دِتو تے جمال آفندی





راولپنڈی: ضمیر جعفری، برگیڈ برگلزار، حکیم سعید، ڈاکٹر صابر آفاقی تے اشاق خان کے نال اک یادگار تصویر

لائبرىرى مدينة الحكمت كراچى ناڭ جار ہزار كتاباں كوتحفودتو، ڈاكٹر صاحب كى ذاتى لائبرىرى قدينة الحكمت كراچى ناڭ جاركامحققين، صحافى، ادبيب تے طالب علم، فائدو حاصل كرر ميئا ہيں۔



1984 كونياءتركي مان حضرت جلال الدين محدرومي كامقبره ورحاضري

ڈاکٹرصاحب کی علمی تے تحقیقی خدمات کا اعتراف کا طور وَراُنہاں نان ملک کے اندر نے ملک توں باہر بے شاراعز ازات نے ایوارڈ زتوں نوازیو گیو، جن مان "کشمیراد بی ایوارڈ" (کشمیرا کیڈمی)، حسن کارکردگی ایوارڈ" سفینها دب" (کشمیر یونیورسٹی)" بہترین مصنف ایوارڈ" (ریڈیو پاکتان) "سیمی فاؤنڈیشن ایوارڈ" (سیکیئم)" ایوارڈ" (سری نگر)" تمغهامتیاز" (صدارتی ایوارڈ" نیکیئم)" خوش حال ہی مان آزاد کشمیر کا صدر نے اُنہاں نان" لائف ٹائم ایوارڈ" توں وی نوازیو ہے۔

ڈاکٹر صاحب گوجری شاعری آلے پاسے کسرح آیااس بارہ مان وے اپنی اک اردوکی تحریر مال کھیں

" گوجری "میں شعر کہنے پراگر حضرت اسرائیل مجود جھے آمادہ نہ کرتے تو شاید میں کبھی اس طرف متوجہ نہ ہوتا ۔ گوجری شاعری میں جناب مجود کا وہی مقام ہے جوائگریزی میں " ورفارت میں " رود کی " کا ہے ۔ پوری گوجر قوم کوان کاممنون احسان ہونا چاہیے۔ میں نے مجود کے کہنے پر گوجری شاعری شروع کی۔ چنا نچہ وہ میرے گوجری مجموعہ شعر " ہاڑا " مطبوعہ 1976 کے تعارف میں لکھتے بین "عرصہ سے میرے دل میں بیا حساس اجر تار ہا کہ گوجر قوم کے ادیب اور شعراجہاں اپنی ملکی یا دفتری زبانوں کی خدمت کرتے آئے ہیں وہاں اگر اپنی مادری زبان جس کے ان پر حقوق عائد ہیں کی طرف بھی متوجہ ہوتے تو آئ گوجری زبان جوالیک بہت بردی قوم کی زبان ہے اس سمیری اور گمنا می میں نہ رہتی ۔ چنانچہ معاید خیال گزرا کہ صابر صاحب جیسافاری اورار دوکا بلند پا بیا دیب وشاعر اپنی مادری زبان کوزندہ کرنے کے لیے اپنی تامی خدمات پیش کرنے سے کیوں قاصر ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا کلام مان جہڑی کشش تے جذبو ملے وہ کسے اور کلام مان گھٹ ہی دسے۔ ویہ ساری زندگی امن کی تلاش مان رہیاتے فتنہ فسادتوں نفرت کرتا رہیکا اس حوالہ نال ویہا پنا جذبات کواظہار شعراں مان گجھ اسرے کریں۔

اک دُوجی نان پنجیں، پٹی، چھنڈیں، چونڈیںرڑکیں اَج قوماں کے اُندر دَسّو کیسو یوہ دستور پیکو



پروفیسرڈاکٹر صابر آفاقی مشہور پنجابی مصنفہتے شاعرہ امرتا پریتم نان کتابیں پیش کرر ہیاہیں



حھوٹی شہرت تے نمودنمائش ڈاکٹر صاحب نان بالکل وی چنگی نیں لگےتھی ویہ کہیں۔

شہرت مان کے تھادے جے پلنے پیج نہ ہوؤے میرا داروں آفاقی ہی ہوتو رہ مشہور پیوَ

اس مان شک نیں جے ڈاکٹر صابر آفاقی نے اس زمانہ کی غزل مان اک نویں جان گھلی تے ویداس زمانہ کا میر سہی لگیس اس حوالہ نال جہڑی گل ویدا پنے منہ کہہ گیا وَاہ بِالکل حقیقت دِسے۔

اُگلیں ویلیں میر ہووے تھو جس نے گھلی جان غزل ماں اُج کل چلے آفاقی کا ہر پر کاروبار غزل کو

ڈاکٹر صاحب زمانہ نان بُرونیں کہتا بلکہ یوہ درس دیں ہے اے انسان اپنوز مانو تُوں آپ بنا چنگا ویلا کی آس مان رہ کے اُپنو وقت بر باد نہ کر بلکہ جہڑو وقت تِناں ملیوہے اُس نان بہتر کرن تے چنگی طرح گزارن کی کوشش کر۔

جہڑی ساعت تھاوے اُس ناں جان غنیمت صابر کوئے چنگوسال نیں آسے سال جے دیکھے توں

ڈاکٹر صابر آفاقی نے بے شک آفاقی شعر کہیا ہیں نو جواناں کی ایک بڑی تعداد نے انہاں کولوں اصلاح شخن کی ہے انہاں کا شاگرداں مان بے شار شاعرتے ادیب وی پیدا ہوا کافی عرصو میرو وی ڈاکٹر صاحب نال اُٹھنو پیٹھنور ہیو میں انہاں کا چہرہ وَرکدے مایوسی یا پریشانی نیس دیکھی ہمیشہ ہستا مسکرا تاتے دُوجاں نان وی ہسا تاریس تھا۔ کدے اُنہاں نے یاہ گل نیس ظاہر ہون دِتی جے ویہ کوئے بڑا آدمی ہیں مِنان اِسرے گئے تھو جسر ہے یوہ آدمی میرو ہم عمر دوست ہے جس نال ہوں ہاسومخول تے گھلی دُلی گل کرتاں وی نیس جھکوں تھو۔ یوہ ڈاکٹر صاحب کو بڑو بین تھو۔ جس شفقت تے محبت نال مِنا پیش آویس تھاتے قدم قدم وَرمیری اصلاح فرماویں تھا اس کی کی ہمیشہ محسوس ہوتی رہ گی۔ ڈاکٹر صاحب کی موت کی خبرجیسی ہی مِنان مِلی اِسرے لگو جے اچانک ہی اُدب کی دنیا مان صابر آفاقی جہیو تاروغروب ہون نال اندھیرو چھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو چھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو چھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو چھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو چھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو چھا گیوں ہون تال میں میں میں میں میں میں نال اندھیرو چھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو جھا گیو ہے اس عظیم سکالر، شاعر، ادیب تے تاروغروب ہون نال اندھیرو جھا گیو

دانشور نان غم نے صدمہ کی گہرائی مان ڈُب کے خراج عقیدت کا بیدو چار پھل شعراں کی صورت مان شعر پیش کیا۔

قلم منہ زور تھو جس کو ،کدے چلتاں رُکے نیں تھو بڑو بے باک شاعر تھو ، کیو اظہار آفاقی

محبت علم و غیرت کو ہمیشہ درس دیتو رہیو میرا اس دلیس کو اس قوم کو معمار آفاقی

میرا تشمیر کے اُپر کسے قابض نان نیں منبو بڑو آزاد خیالی تھو تے خود مختار آفاقی

گوجری کامعروف شاعرعبدالرشید چوہدری نے ڈاکٹر صاحب کی جدائی مان ان الفاظ مان خراج عقیدت پیش کیو۔

گوجرا باغ کی پُھل تھیلی تیں ٹٹ گیو ، سوہنو پھُل آفاقی علم وادب کی پریا تِنان ،کدے نیں جاسے بُھل آفاقی

دلیں بدسیوں ملکوں دلیوں دھرتی ساری گچھ کے حرف کی حرمت مچُ بدھائی تیں رُل رُل آ فاقی

درد بچھوڑا تیرا کو غم ہر اک دل مان صابر سُلکے مدتاں توڑی دل کے کوٹھے رہوے گی ہل جُل آفاقی

ڈاکٹر صاحب نے گوجری واسطے جتنو کم کیواس توں ہمناں پتو چلے ہے وے گوجری نال کتوں چا کے رکت لے گیا تھا۔ یاہ بڑی غورطلب گل ہے جے ڈاکٹر صاحب نے گوجری نال کچ گجھ دتو ہے جس کی صاحب نے گوجری نال کچ گجھ دتو ہے جس کی گواہ آپ گوجری زبان تے ادب ہے۔





ڈاکٹرصابرآ فاقی کی اک یادگارتصویر جون ایلیا کے نال کراچی ماں

ڈاکٹر صابر آفاقی اک الیسی ہمہ جہت شخصیت تھی جس کافن ہنرتے علم و ادب و زمانو معتر ف تھو۔ انھاں کا بارہ مال گوجری تُوں علاوہ دُوجا سخنورال نے انھاں کی زندگی ماں ہی اُناں ورکافی کجھ لکھے چھوڑ یوتھو۔ یاہ وی انھاں واسطے تے مہمارے ساراں واسطے بڑی ہی عزت تے بڈیار کی گل تھی اوراج وی ہے۔ اہل قلم کی نظر ماں ڈاکٹر صاحب کے تھا آؤانھاں کی اردوتح ریاں کی صورت ماں حانن کی کوشش کراں۔

اور تحقیقی کاوشوں کا خصوصیت
کے ساتھ اس حوالے سے ذکر
کیا ہے کہ اس سعی مسلسل نے
ان کے شعر کا علمی لیس منظر و
سیع تر کر دیا ہے ۔ میں سمجھتا
ہوں یہی خطرے کی بات ہے
کہ آ دمی اگر محفن علم کے زور
سے شعر لکھنا اشعار کرے تو
کچر پورا دیوان صحرا بن جاتا
ہے۔ صابر آ فاقی کے یہاں

اس خطرے کی زیادہ گنجائش



ضلع کونسل ہال راولا کوٹ،اگست 2003: پروفیسرڈا کٹر رؤف سابق چیئر مین شعبہ اردوکر غستان یو نیورٹی،ڈاکٹر صابرآ فاقی،سردارسیاب خالد پپیکرآ زاد کشمیراسمبلی، حاجی سردار محمد یعقوب خان وزیر صحت عامہتے افضل ضیاء

تھی۔ کیونکہ وہ ایران میں حصول علم کے سلسلے میں ایک عرصہ گزار چکے ہیں فارسی اور اردو شاعری کے قافتی ڈانڈ نے نہ صرف ملتے ہیں بلکہ ایک طویل دور تک overlap کرتے رہے ہیں اور اردو کی تخلیقی کا نئات پرایک عرصہ فارسی ہی مگان گزرتار ہا۔ صابر آفاقی نے اس اعتبار سے اپنے جذبے اور اظہار پر ہر طرح سے مکمل گرفت رکھی ہے اور اپنے ہی گردو پیش کے حوالے سے اپنی بات کی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ میں صابر آفاقی کے فن پر بات کرتے ہوئیا پنے مضمون میں کسی اور جگہ ریہ نکتہ واضح کردیا لیکن شعر کے مل سے واقف ہونے کی وجہ سے میں سمجھتا اور جگہ ریہ نگتہ واضح کردیا لیکن شعر کے مل سے واقف ہونے کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ اس خطرے سے دامن بھانا فنی جا بک دستی ذہنی بختگی اور جذباتی بالیدگی

الله متازقله کاراحمشیم ماه نولا بور، مار ﴿1981 ﴿ مِمَّازِقَلْهُ کَارِهُ مِالِ لَهُ عِينَ اللهِ ﴿ ١٩٤٤ ﴿ لَمُ اللهُ عِنْ اللهُ عَلَيْهِ مِنْ اللهُ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْهِ اللهِ عَلَيْهِ عَلَيْ عَلَيْهِ عَلِي عَلَيْهِ ع

تحقیق ہنقید اور شعر کی متیوں منزلوں پر چلتے چلتے آدمی کو تھک جانا چاہیے آواز کا طنطنہ و بسے بھی عمر کے ساتھ ساتھ کم ہوجا تا ہے کین صابر آفاقی کے سفر میں نہ تھکن کا حساس ہوتا ہے اور نہ ہی آواز کی تابناک میں کسی قتم کی کی محسوس ہوتی ہے۔اس بات کے ثبوت کے لئے ان کا شعری مجموعہ شہر تمنا پیش کیا جا سکتا ہے۔اس شعری مجموعے کے تعارف میں احسان دانش نے ان کی تقیدی جا سکتا ہے۔اس شعری مجموعے کے تعارف میں احسان دانش نے ان کی تقیدی





گجر چیئرٹیبل ٹرسٹ بنجوان جموں مان ،مسٹر کے ایم بھٹی ایڈوو کیٹ جموں وکشمیر کی ہائی کورٹ ،مسٹرایم وائی ٹینگ مصنف , آتش چنار ،، چو مدری ہاشم علی ،مسٹرا قبال بچامڑا ، چو مدری بشیر کھٹانہ ، پروفیسرڈا کٹر صابر آفاقی مخلص وجدانی ، چو مدری ماجد ، ڈاکٹر جاویدرا ہی تے مسٹرایم ایج سلیم

کی نشانی ہے۔

صابرصاحب نے اپنے نام کے ساتھ آفاقی کا اضافہ کیا ہے اور اس عرصہ سے اپنی ذات کو زمان و مکان پر پھیلا دیا ہے میں کوء فلسفیا نہ بات نہیں کر رہا۔ میرے کہنے کا مطلب میہ ہے کہ صابر صاحب نے انسان کے بنیادی مسا ہل کو بنیاد بنا کر اپنی شعری عمارت قاہم کردی ہے اور ایک سے حساس انسان کی طرح ان پر کھلا ہے

کی خالص مادی وجودیت بھی ہے اور دوسری طرف کرکے گورڈ کی مذہبی وجودیت بھی ۔ صابر آفاقی کے یہاں تہاء معاشرتی حوالے سے زیادہ نمایاں ہوتی ہے جہاں ترقی وارتقا کے یہاں تہاء معاشرتی ہوئے تصنادات میں انسان ایک اتھاہ اور عمین اندھیرے میں اپنی ہی ذات کی گونج میں اپنے آپ کو بندیا تا ہے۔ سارتر نے کہا ہے کہ زندگی لا یعنی ہے اور اس کو انسان اینے عمل سے با مقصد بنا تا سارتر نے کہا ہے کہ زندگی لا یعنی ہے اور اس کو انسان اینے عمل سے با مقصد بنا تا



2003 جموں: ڈاکٹر صابر آفاقی جموں کشمیر کاسابق وزیراعلی غلام بنی آزاد کے نال گوجر دلیشٹرسٹ مان ، چوہدری مسعود، محمد یوسف ٹینگ سابق ڈائر یکٹر کلچر ل ا کا دمی وی موجود

کہ تنہاء کی وجوہ طبعیاتی مجھی ہیں اور مابعد الطبعیاتی بھی اور دونوں حوالوں سے صابر کے یہاں اس مسئلے پر روشنی پڑتی ہے بھیلی ہو۔ بیکراں ، وسیع وعریض کا نئات میں انسان تنہا ہے مغرب میں اس کا شاید اظہار وجودیت پیندوں نے کیا ہے اور اسے ایک باقاعدہ فلنفے کی شکل دی ہے اس فلنفے میں ایک طرف سار تر

ہے اس میں وہ اپنے مقصد پیدا کرتا ہے خلیق کارکامل اس کے آورش اور اس کے خواب نخلستان کی خواب کلستان کی صورت سوا نیزے پر جمیکتے ہوئے سورج کی دھوپ سے انسان کو بچاتے ہیں۔ صابر آفاقی کے یہاں بھی اپنے خواب ہیں۔ ایک بڑا خواب بھیل ذات کا



ہے اور پیخواب صابر آفاقی کو تحرک بھی رکھتا ہے اور اس سے اس کفن کے تمام سوتے پھوٹنے ہیں، بیان خوابول کا ایک داخلی پہلو ہے جو صابر آفاقی کے فن کا ایک منبع ہے لیکن خارجی سطح پر بھی صابر آفاقی کے خواب ہیں۔ ایک بڑا خواب تو



2003 جموں: ڈاکٹر صابر آفاقی جموں وکشمیر کااس وقت کاوز ریاعلی جناب غلام نبی کولوں "مین آف لیٹرز "ٹرافی وصول کرر ہیا ہیں

امن کا ہے، میں جس نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور صابر آفاق نے جس نسل کے ساتھ اپنے سفر کا آغاز کیا اس کی صبح دوسری جنگ عظیم کے شعلوں میں رہ کر کئی اس صبح کی خوبصورتی پر بارود کے دھویں کی ایک چادرتی رہی اور سورج آسان کے بوڑھے جسم پر سرطان کا ایک داغ نظر آیا پھر اس جنگ نے چھوٹی قسمان کے بوڑھے جسم پر سرطان کا ایک داغ نظر آیا پھر اس جنگ نے چھوٹی حچھوٹی جنگوں کو جنم دیا، بم بنتے رہے، انسان نے خود کشی کا راستہ اختیار کیا، اعلی اقدار کوتو پ دم کر دیا۔ ایک تو بیصورت تھی پھر خود ہمارے اپنے وطن میں آزادی کی جوظیم جنگ تھی اور اس سے بیدا ہونے والے نتائے۔

یہ سارے واقعات صابر آفاقی کے حساس اندرون پر اپنی خراشیں چھوڑتے رہے۔

لیکن ان تمام واقعات اور اس خوفاک احساس تنها کے باوجود صابر آفاقی کے خلیقی افق پر ایک ایسالحہ چمکتا رہا، جسے اس کی شاعرانہ آنکھ نے دیکھا، وجدان نے محسوس کیا اور فن نے گرفت میں لیا۔ یہ کھے آنے والی وہ کل ہے جس سے ہماری تمام امیدیں وابستہ ہیں یہی وہ مقصد اور آورش ہے جس سے صابر آفاقی نے ایپ شعری ایوان میں چراغاں کیا ہے حقیقت میں یہ اس کا سرو چراغاں ہے کہ اس کو روشنی کے بے شاررنگ میں آنے قاری کو مایوی اور ناامیدی کا شکار ہونے سے بچایا ہے اس اعتبار سے تنہا کے وسیع صحرا میں صابر آفاقی کا کلام واقعی ہونے سے بچایا ہے اس اعتبار سے تنہا کے وسیع صحرا میں صابر آفاقی کا کلام واقعی

شهرتمناہے

آ زادکشمیرریڈیومظفرآ بادٹو ںنشر ہون آلااک پروگرام ماں علامہ غلام حسن شاہ کاظمی مرحوم ڈاکٹر صابرآ فاقی ہوراں کی اک کتاب ورگل کرتاں اسرح بیان کریں

کتاب کے مصنف ڈاکڑ صابر آفاقی ہیں جوزادوبوم کے اعتبار سے مظفر آبادی اور کشمیری دانشور ہیں۔راج تربگینی پرابران سے فارسی میں ڈاکڑیٹ کی سند یاء ہے ۔ فارسی ادب ،اردو ادب ،عربی ادب ،علاقاء ادب اور علمی وتارنجی نداق سے بہرہ وافر رکھتے ہیں۔مشہور شاعر ہیں۔اقبال اور کشمیر کا عنوان تراش کر ڈاکڑ آفاقی اپنا اور اہل ملک کی حقیقی خواہش کا احترام بجالا کے عنوان تراش کر ڈاکڑ آفاقی اپنا اور اہل ملک کی حقیقی خواہش کا احترام بجالا ہے

کتاب میں اول تا آخر متانت اور شجیدگی کار فرماہے، شمیر سے متعلق علامه اقبال کے فکر ونظر، راہ وروش اور وابستگی و دل بستگی کو کا میا بی اور خوشاسلو بی سے کیا گیا ہے۔ علامہ اقبال کے شمیر سے متعلق اشعار کا بس منظر بیان کیا گیا ہے، اردو میں ان کے کامیاب ترجے دئے گئے ہیں۔ ضروری حصوں کی تشریحات بھی ترتیب دی گئی ہیں۔

اردوادب کواک بڑوناں مالک رام ڈاکٹر صاحب کا بارہ ماں کے تاثرات رکھیں آؤانھاں کی تحریر پڑھ کے انداز ولاواں

اردو کے جدید شعرامیں پروفیسر صابر آفاقی بھی ہیں ان کی تعلیم جدید غزل کی آغوش میں ہوئی۔اس ایک غزل میں جوموضوعات زیر بحث آئے ہیں



1995: واكثر صابرة فاقى رائل اكيدى آف ادبيات كلمندومان





23 گست 2007 نان بونچه مان منعقده ایک شاندار ادبی تقریب جیهری پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی تے مخلص وجدانی کا اعزاز مان منعقد ہوئی کی دوجارتصویری جھلکیں











کشمیرلژیری سرکل کی 100 وین نشست بخلص وجدانی، راجه رحت علی خان، یامین، توصیف خواجه، افتخار مفل، ڈاکٹر صابر آفاقی اعجاز نعمانی، احمد حسین مجاہد، رستم نامی تے ابراہیم گل

موجود دور کی جدید شاعری انہی کی تفصیل ہے۔ یہ ہیں کہ یہ موضوعات غیر اہم ہیں یاان پر پچھ لکھنے یاغور کرنے کی ضرورت نہیں۔حالات کا تقاضا ہے کہ ہم ان پرغور کریں اور ان کاحل تلاش کریں۔ دوسروں کی طرح صابر کا بھی عام رنگ ہے اور اس میں وہ کا میاب رہے ہیں۔

غرض صابرعمل اور حرکت کے شاعر ہیں اور بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے جو پچھ کہا ہے وہ الیں زبان میں ہے جو ہم بولتے ہیں جس میں ہم سوچتے ہیں،اس میں نہام ہے نہ پیچیدگی ۔ از دل خیز دبر دل ریز د،اس کا طرہ امتیاز ہے۔ بیشک اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں زبان پر قدرت حاصل ہے اوران کا ذخیرہ الفاظ بہت وسیع ہے۔

جناب خواجه عبدالصمدوانی، مدیریشمیرڈ اکٹر صابر آفاقی کا بارہ ماں گجھ اسرح رقمطراز ہیں

پروفیسر صابر آفاقی ایک شاعر کے ساتھ ساتھ ماہر تعلیم نقاد مور خمتر جم محقق اور مصنف بھی ہیں انگریز پعر بیفارسیار دوگو جر پینجا بیاور کشمیری زبانوں کے



1994: پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی تے آزاد کشمیر کاسابق وزیر اعظم جناب فاروق حیدرخان



نئ دہلی 1986: ڈاکٹر صابر آفاقی تے پاکتان کامعروف نقاد 'صحافی' ادیب'شاعرتے اردوادب مان جدیدتر رجحانات کا بانی قیرجمیل

انہوں نے نئی تشیبہات اور استعارے تلاش کئے ہیں جوزندگی سے نزدیک اور ہمارے روزندگی کے مسائل کا بہت ہمارے روزمرہ کے جذبات سے قریب ہیں۔ صابر نے زندگی کے مسائل کا بہت قریب سے مطالعہ کیا ہے اور وہ ان پر غور وفکر کر کے ہمیں ان سے نبرد آز ما ہونے اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی تلقین کرتے ہیں مثلا انسان بھی مایوں ہوکرنا کا می سے مجھوتہ نہ کرے ۔اسے کسی طرح سعی وکوشش سے دست بردار نہیں ہونا سے مجھوتہ نہ کرے ۔اسے کسی طرح سعی وکوشش سے دست بردار نہیں ہونا

حاہیے۔



ڈاکٹر طاہرتونسوی،ڈاکٹر صابرآ فاقی،ڈاکٹرانعام الحق جاوید،ناصرزیدی،خاطرغزنوی،ڈاکٹرسلیم اختر احمرفرازتے آغاناصر کی اک نایاب تصویر

شعروادب سے گہرا لگاد رکھتے ہیں آپ فارس اور گوجری زبان کے ممتاز اور صاحب کلام شاعر ہیں آپ متعدد تحقیقی ادبی اور شعری مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ شہر تمنا اردوزبان میں ان کا اولین مجموعہ ہے۔ پاکستان کے نامورادیب اور نقاد



ڈاکڑسیدعبداللہ اور ممتاز شاعرسیر ضمیر جعفری نے پروفیسر صابر آفاقی کے اس اردو کلام کو جس طرح داد دی ہے اس کے بعد اس کی ادبی حیثیت اور شاعرانہ خصوصیت پرشک نہیں کیا جاسکتا۔ ڈاکٹر صابر آفاقی بلاشبہ ایک ہمہ جہت شخصیت کا نام ہے۔ جس کے اندر نہ تفریق ہے اور نہ ہی انسانیت میں اونچ نئچ کا تصور ہے۔ کیونکہ تمام انسانوں کو ایک جیسا پیدا کیا گیا ہے تو پھر ہم کون ہوتے ہیں تفریق کرنے والے۔

سید صباح الدین عبدالرحمٰن ، اعظم گڑھ۔ بھارت تُو ں جنوری 1978 مان ڈاکٹر صابر آ فاقی کے متعلق لکھیں

ڈاکٹر صابر آفاقی مظفر آباد کے گورنمنٹ کالج میں اردو کے استاد ہیں انہوں نے "راج تر تکینی" کا اردوتر جمہ کیا ہے جسے میں نے خاص طور پر ڈاکٹر

علی اکبرجعفری ڈائر کیٹر مرکز تحقیقات فارس ایران و پاکستان سے مانگ کر حاصل کیا تھااس لئے ان سے مل کر بڑی خوشی ہوئی، وہ برابر بڑی جوشی اور حسن اخلاق سے ملتے رہے۔ اقبال اور تشمیر " کے عنوان سے بھی ایک کتاب کھی ہے

متازشاعر،ادیب،ساجی نقاد،مزاح نگار،کالم نگار، براڈ کاسٹراور ٹیلی کاسٹر جناب سیر خمیر جعفری کی رائے ماں ڈاکٹر صابر آفاقی

پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی کی شاعری۔ڈ اکٹر صابر آفاقی خود جوان ہیں گران کا کلام پختہ فکر ہے وہ تخلص میں نہیں اپنی شاعری میں بھی آفاقی ہیں کہ کا ئنات کی دھوپ چھاؤں ہی ان کا موضوع شخن ہے۔



کھٹنڈو 1985: ڈاکٹر صابرآ فاقی ہمسٹرروح اللہ ممتازی ہمسٹر شیلیندر سنگھ تے مسٹر خدام پیان

بروفيسرة اكثر صابرآ فاقى مرحوم همهجهت شخصيت



عطاءالرحمان جوبان

مظفرآ باد کے نواحی اور دور، دراز دیہاتی علاقے سے نکل کر فارسی، اردو، گوجری اور پہاڑی کی دنیا کے مابیناز شاعراورادیب کے طور برخودکومنوانے والے ڈاکٹر صابر آفاقی ایک مدبر اور شفیق انسان تھے۔علمی، پیشہ وارانہ سر فرازی اور قد آور شخصیت کے باوجود ان کے ہاں عاجزی، انکساری اور مسكرا ہٹوں كا بالا جھايار ہنا،ان كى شخصيت كى خاص پيچان تھى ـ درجنوں ملا قاتوں کے بعد میرے سامنے جونقش ابھر کرسامنے آر ہاہے وہ محبت، روا داری، اپنائیت اور بےغرضی جیسے پھولوں کا گلدستہ لگتا ہے۔ بیشہ وارانہ رقابتوں،معاصر شعرااور

غنی روز سیاه پیر کنعان را تماشا کن که نور دیده اش روش کند چیثم زلیخا را

ادیوں کی کھیا تانی کے باوجودخودکوان خار دار جھاڑیوں سے محفوظ رکھنا انہی کا خاصا تھا۔ گوجری ادب بہت برانے ادبی سانچوں میں پھنسا ہوا تھا، جے ایک محدودحلقه تک ہی رسائی حاصل تھی۔ڈاکٹر صابرآ فاقی کی دوراندیثی تھی جوانہوں نے بھانپ لیا کہا گر گوجری کوعصر حاضر کے سانچے میں نہ ڈھالا گیا تو وہ نئی نسل میں پذیرائی حاصل نہیں کریائے گی۔آپ نے گوجری کوجد بدادبی اسلوب سے ہم آ ہنگ کرنے میں شب وروز محنت کی اورار دواور گوجری میں مما ثلت اور قربت

کومشحکم اور سہل کرنے کا انہوں نے ہی آ غاز کیا۔اردواور فارسی میں رائج ادبی اصناف کو گوجری ادب میں آپ نے متعارف کروایا۔ آپ نے گوجری کوسنگر اور سنگڑی جھاپ سے نکال کراعلیٰعلمی اوراد بی حلقوں میں متعارف کروایا۔ گوجری نثر کونئ جہت دینے اور نئے لکھاریوں کی حوصلہ افزائی میں اپنی مثال آپ تھے۔ وہ جہاں بھی ہوتے نو جوان ککھاری پر وانوں کی طرح ان کے گر دجمع رہتے تھے۔ گوجری لکھاریوں اوراد بی تظیموں کو فعال رکھنے میں ان کا بڑا کر دارر ہاہے۔ وہ گوجری ادب کے فروغ میں ریڈیو، ٹیلی ویژن اوراد بی تنظیموں کے کر دار کو بڑی اہمیت دیتے تھے اور یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ان ذرائع کو ہمیشہ اہمیت دی۔ وہ ادیب ہی کی طرح ادبی تنظیموں سے وابستگان کو بھی شفقت کی نگاہ سے د کھتے تھے،ان کا کہنا تھا کہاد بی پلیٹ فارم ہی ادبی تخلیق کاایک بڑاسبب ہیں تخلیق کار ساجی پذیرائی سے بہتر تخلیق کے قابل ہوتا ہے۔الغرض ڈاکٹر صابر آ فاقی تحصٰ حالات کاتر اشیدہ ایساہیرہ تھا،جس نے نہصرف خودکومنوایا بلکہ نئے لکھنے والوں کو مشکل حالات میں خود کوزندہ رکھنے کا ہنر سکھایا اور مابوسیوں کے اندھیروں سے امیدوں کے چراغ جلائے رکھنے کا ہنر بھی سکھایا۔ ڈاکٹر صاحب کمال کے مزاح نگار بھی تھےان کی ایک نظم ہے جس میں انھوں نے جنت میں جانے کا ایک نقشہ کھینچا ہے۔ وہ جہاں باقی لوگوں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ فلاں ایسے اور فلاں ایسے جنت میں داخل ہوگا وہاں اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں آپئے اس شعرمیںان کے مزاحیہ فن سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

انیو جو صابر ہے حوراں کے واسطے بکروٹا لے کے سُمی مان دو جار جانے گو

ڈاکٹر صاحب نے ہمیشہ علم وادب کا پرچم تھا مےرکھااوراس مشن کے لیے وہ دنیا بھر میں گھومتے اور اپنے کشمیر کی نمائندگی کاحق ادا کرتے رہے۔ بیدڈاکٹر صابر آ فاقی ہی کا خاصا ہے جنھوں نے بغیرکسی بیساکھی کےاپنے یاؤں پر کھڑا ہونااور چلناسکھااوریہی اپنی قوم کے نوجوا لُوُں کو بھی سکھایا۔

پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی

زمانہ مانھ گھٹ گھٹ لوگاں نا میسرتھو۔ ڈاکٹر صابر آ فاتی ہوراسے ماحول ماجھ جوان ہوا۔ منڈھمی تعلیم اپناوالدکولوں ہی حاصل کی۔ اگاں دینی تعلم واسطے مانسہرہ کا اک مدرسہ مانھ داخل کروایا گیا جوں انہاں نے سندحاصل کی۔ اس تیں پچھے 1952 مانھ وھ آ زاد جمول شمیرکا محکم تعلیم نال وابسطہ ہوگیا۔ اس دوران انہاں نے اپنو تعلیمی سفر شروع رکھیوتے ایم اردو، ایم اے فارسی، ایم اے عربی پنجاب نے اپنو تعلیمی سفر شروع رکھیوتے ایم اردو، ایم اے فارسی، ایک ڈی سن 1972 مانھ بینورٹی تیں کیو۔ انہاں نے فارسی لٹریچر مانھ پی ایکی ڈی سن 1972 مانھ تجران یو نیورٹی تیں کی۔ ڈاکٹر ہوراں نے 33 سال تک آ زاد جمول کشمیر کا محکمہ تعلیم مانھ ملازمت کی اسوسی ایٹ پروفیسرتے فر آ زاد جمول کشمیر یو نیورٹی تیں ہیڈ آ نیاردوڈ بیارٹر ہوا۔ ڈاکٹر صابر ہیڈ آ نیاردوڈ بیارٹر ہوا۔ ڈاکٹر صابر



جرمنی 2000: ڈاکٹر صابر آ فاقی ، جناب فرزین دستدارتے دُوجااسکالرز

آ فاقی ہوراں نا علاقائی زباناں نال کچ دلچیسی تھی۔اس خاطران کی سٹیڈی تے تحقیق علاقائی زبان، لٹریچ، تاریخ تے کلچریر مرکوز رہی۔ 2007 مانھ جموں



عبدالرشيد جومدري

آنجمانی پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی کوشار پاکستان کی بڑی علمی تے ادبی شخصیتاں مانھ ہووے۔ ڈاکٹر ہور 1933 مانھ حضرت مولانا علی محمد مرحوم ہوراں کے گھر مظفر آباد کا اک گراں گوہاڑی مانھ پیدا ہوا۔ مولانا علی محمد ہوراں کو شاراس دور کا چونمالوگاں مانھ ہوو ہے تھو۔ وہ عربی تے فارسی زبان پر عبور رکھیں تھا۔ باپ نے ان کو ناں محمد دین رکھیوتھو جسناں ڈاکٹر ہوراں نا دریا بردکر کے صابر آفاقی کا ناں تیں شہرت حاصل کی۔ گھر کو دینی تے علمی ماحول تھوجہ واس



جموں،2007: جناب ڈاکٹر جاویدراہی، جناب ڈاکٹر صابرآ فاقی، جناب مخلص وجدانی نے گجھے دُ وجیس نامور مستیں

سحرائے دیگرتے شمع بہار نے علمی ادبی حلاقاں مانھ پزیرائی حاصل کی۔ 1974 مانھ انہاں نے مشہور تاریخ کشمیرراج تر تکنی کی تفسیرتے ترجمولکھیو جہڑواس ویلہ کا بڑابڈیراں کا دارہ مانھ نیس تھواس واسطےاس کتاب پریابندی لگوادتی گئی۔اردو



زبان مانھ کشرت نظارہ ، نغمہ رنگ ، مرزا غالب کا فارسی قصیدہ ، جلوہ کشمیر ، کسس شمیر سمیت کئی آرٹیکل تے کتاب کھیں۔ ان کی علمی ادبی خدمات نا منتاں واں سامی فاون ڈیشن بلجیم ، کشمیراد بی ایوارڈ ، پر فارمس ایوارڈ ، آزاد جمول کشمیر صدارتی ایوارڈ ، ریڈیو پاکستان ایوارڈ ، ضلع کوسل ایوارڈ ، اکشمیر ایوارڈ ، فرسٹ پوزیشن ایوارڈ ، شانِ گوجر ایوارڈ ، مان کیٹرز ایوارڈ انجمن ترقی ادبی سرینگر نے وی ایوارڈ دنا۔ پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی ہوراں کو شار گوجری زبان کا ان ادبیاں تے شاعرال مانھ ہووے جہناں نہ صرف گوجر ادب مانھ باہدو کیو بلکہ اس زبان کا شاعرال مانھ ہووے جہناں نہ صرف گوجر ادب مانھ باہدو کیو بلکہ اس زبان کا



جنوری 2010بلیومانٹینز NSW آسٹریلیا



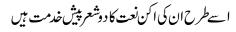
پروفیسرڈاکٹرصابرآ فاقی تے مسزشیریں فوز دارسنگاپور کی اک متاز خاتون جنہاں نے ایشیامان خواتین کا حقوق کے واسطے چنگوتے سُو ہنوکر دارا داکیو

یو نیورٹی نے انہاں نااعز از دے کے یو نیورٹی مانھ "صابر آفاقی کارنر " بنایو۔ انہاں نے کئی علمی ادمی کانفرنساں تے سیمیناراں مانھ لیکچر دتا تے مقالہ ککھیا۔ ڈاکٹر صابر آفاقی یا کستان ایکیڈمی آف لیٹرز،رائٹرز گلڈ، بزم پخن تے گوجری ادبی



پروفیسرڈاکٹرصابرآ فاقی نے افغان شاعر خلیل اللہ خلیلی

بورڈ مظفر آبادسمیت کئی علمی او بی تنظیماں کاممبرتے عہدیدار رہیا۔ ڈاکٹر صابر آفاقی اردو، فارس، گوجری، پنجابی تے ہندکو کا منیا پڑمنیا واشاعرتے اویب تھا۔ گوجری زبان مانھ ان کی کتاباں پھل کھیلی، سانجھو کھلاڑو، پیغام انقلاب تے کیسر کیاری نے کافی شہرت حاصل کی۔ فارسی زبان مانھ گل ہائے کشمیر، درجہتو



دُنیا مان ہی رونق نیں گجھ اُس کا نورظہوروں دوئے جگ لشکارا ماریں پاک نبی کا نوروں تقاری یاد کی خوشبو ساری بھیلی دور دراڈے تقارا روضہ ایر پہنچ خلقت دوروں دوروں

پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی کوشار گوجری زبان کا اولین مزاح نگاراں مانھ وی ہوئے۔ گوجری ماں اس دور ماں مزاح نگاری خال خال ہی تھی مگر ڈاکٹر صاحب نے اس پاسے وی بڑی ہی مہارت تے مضبوطی نال طبع آزمائی کی اور اس قدر بہترین مزاح نگاری کی جے ان کا طنز ومزاح توں بھر پوراشعار نہ صرف تفریح بلکہ اصلاح کا بھر پور پہلووی اپنے اندرر کھیں۔

ہوں سک سک کے تیلو ہوو دکھ درداں نے کھاہدہ ملاں کھاکھا حلوو ہوو سنڈھا نالوں موٹو

انہاں نے اپنی نظماں تے غزلاں کے ذریعے لوگاں ناجہد سلسل کی تلقین کی۔

نکل آئے گو کوئی انگار صابر ذرا سسر نا ہور بھپلور سنگی

پروفیسرڈ اکٹر صابر آفاقی گوجری زبان نے ادب واسطے جہڑا کم کر گیا ہیں وھر ہتی دنیا تک یار رہویں گا۔ لوڑ اس گل کی ہے جے نویں نسل نا اپنا بڑاں بڈیراں کا کارنامان وُں واقف رکھیوجائے۔

دنیا مان ہمیشہ و ہے ہی قوم کا میاب ہوئیں ہیں جیہڑیں اپنا محسناں تے اسلاف نان یا در کھ کے انھاں کا طور طریقہ اپنا کے اگے بدھن کی کوشش کریں۔ گوجری زبان تے ادب کی ترویج تے اشاعت کا حوالہ نال کدے ہم تے مہاریں آن آلین نسل ڈاکٹر صابر آفاقی جیسا آفاقی لوکاں کی راہ ورچلوشروع ہوجائیں تے گوجری ادب کی آبیاری مان کا نے رکاوٹ نہی آسے تے ہرآن آلے دن گوجری ادب کی آبیاری مان کا نے رکاوٹ نہی آسے تے ہرآن آلے دن گوجری ادب کی آبیاری مان کا کے رکاوٹ نہی آسے تے ہرآن آلے دن گوجری ادب نے گو



فروغ تے نشریاتی ادارال پرنمائندگی دلان واسطے عملی جدوجہد کی ۔ مولان اسمعیل ذہیے، اسرائیل مجورتے حاجی رانافضل حسین) بابائے گوجری (سمیت ان هٹ جہدیاں نال گوجری پروگرام آزاد کشمیرریڈیو ترارکھل تے فرمظفرآ باد تیں شروع ہوا سے ریس پر لیسی نال مقبوضہ جمول کشمیر مانھ بھی ریڈیو تے ٹی پر گوجری زبان مانھ پروگرام شروع ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی ہورال نے گوجری زبان مانھ بروگرام شروع ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی ہورال نے گوجرق بیدا کیوتے فرسودہ رسم رواج کے خلاف عملی جدوجہد کی ۔ پھل کھیلی مانھ ان کی گوجری حمدتے نعت نے کافی شہرت حاصل کی ۔ مثال کے طور بر

2000/ 5 /17: جرمني مان ڈاکٹر صابرآ فاقی کی اک یادگار

تاراں کا توں اجڑ چھیڑے اشاناں کی جوء مانھ دینھ کی تھالی نا توں سٹے اشاناں کا کھوہ مانھ سارے چیٹ چہان۔ تیری اچی شان



يروفيسر ڈاکٹر آفاقي کي وفات

ڈاکٹر صابر آفاقی اک اتنوبڑوانسان تھوجیہڑو کسے وی نکاناں چھک کے اپنے برابرلیا کے بڑا نکا کوفرق ختم کر چھوڑ ہے تھواوراس ناں یوہ احساس دواو ہے تھو جو تُوں کو نہی بلکہ میرے برابریا میرے تُوں وی بڑو ہے۔ایسا ہیرا صدیاں ماں پیداویں۔صابر آفاقی اک ایسوروش دیوتھوجس نے اندھیراں ماں لوءکو تاروتے دینھے چن بن کے گوجری زبان وادب کے نال نال اپنی لیسماندہ تے لیسی وی گوجرقوم کی وی خدمت کی۔

اک دبنگ تے توانا آواز ریڈیو،ٹی وی تے یو نیورسٹیاں ماں گھونجی رہی تے آن آلی نسلاں نال فیض یاب کرتی رہی ہے۔ یاہ ہی وجہ ہے جے ڈاکٹر صاحب کالایا واکئی بودااج ثمر آور درخت کو کر دارادا کر رہیا ہیں اور مرحوم ڈاکٹر صابر آفاقی کا مشن ناں لے کےاگے بدھ رہیا ہیں۔

قوی ملکی تے بین الاقوای سطح ور ڈاکٹر صاحب نے جس خوبصورت انداز نال گوجری زبان تے ادب کی ترجمانی کی تے گوجری ناں ساری دنیا ماں متعارف کروایواس کی مثال نہی دتی جاستی۔ وے گوجری تے گوجرہ ماحول کا اس قدر عاشق تھا جے ساری دنیا پھرن کے باوجود کدے اپنا آپ ناں نہی بھلیا۔ یاہ بی انسانیت ہے تے اسے ناں انسانیت کی معراج کہیو جائے۔ اپنے واسطے ہرکوئے جائے گرسلام ہے ڈاکٹر صابر آفاقی جیسا سپوت ناں جیہر واپی قوم ، زبان تے ادب واسطے جیتو رہیواور مر یوتے لوکاں کا دلاں ماں زندو ہو گیو۔ انج مہارے بشکار ڈاکٹر صابر آفاقی موجود نہی گراس کی گوجری زبان تے ادب واسطے خدمات تے کارناماں موجود ہیں۔ اس کی سنہریں یا دمہارے کو لے محفوظ ہیں۔ اس کو کردار ، اخلاق تے ادب کومعیار موجود ہے۔ جس ناں سامنے رکھ کے کدے ہم وی اگر جائے گو۔

میدانِ اُدب کوشہسوار جس نے اُدبی میدان مان اَپنولوہومنوایو۔ساری زندگی اُدب نے انسانیت کی خدمت مان گزار دین آلومرد درویش 10 اپریل اتار آلد سیاڑے شام 5 بجے ہمیشہ کی نیندسو گیو۔

ان کی وفات نال اُدب کی دنیا مان جمڑ وخلاء پیدا ہوؤ ہے وہ شاید صدیاں توڑی

پورو نہ ہو سکے انہاں کی شخصیت نے ادبی خدمات کا حوالہ نال کئ اک تحقیق مقالات زیر طبع ہیں ان سطراں مان انہاں کی زندگی کا محض دوچار صفحات نان پیش کیو گیو ہے جیہو و جے ناکا فی ہے۔ امید ہے جے وقت گزرن کے نال نال اُنہاں کی خدمات پرکئی اک تحقیقی مقالات تخلیق ویں گا۔ اسلام آباد کا ایک قبرستان مان ہمیشہ کی نیند سون آلا ڈ اکٹر صابر آفاتی نے اپناسفر آخرت نان اِسرے بیان کیو ہے۔

يارا	مهارا	ون	وبير	لنگيا
يارا	لشكارا	6	رکس	ہُن
?2	جا	بسبب	ديسي	كنيل
يارا		سردارا		آ فا قی

ټو و	خاك	صابر	ماث	عشق	<i>ہو</i> ل
گيو	تكرار	تے		جھگڑ و	اوه

خلقت رنگو رنگ ہے اس کی اک تو ایک چنامی صابر جیسو فِر کد تھانو یار جوشیلو کوئے

تم صابر صابر کہوں جس نان اُڑ اُڑ کے جَلیں دہیے تھو گج تہاڑاں ان گلیاں مان اُوہ سائیں بچارو نیں دستو

گم گیو قوماں کابن مان لال صآبر قوم کو بوٹا بوٹا کے تلے پھر پھر کے لوڑوں کے کروں



و اکر صا برا فاتی

66500

دو جارنمونه



نعت شریف

ہی رونق نیں گجھ اُس کا وُنيا ماث لشكارا مارين ياك نبي كا مگ IJĨ اور وي خلقت كفارا مان ہو بیں ہو بین وصکھے نے کانی لائی طُوراں پر جا کے کاہناں اگ برگانی منگیئے طور ہوؤ میں کے ميرو كوه كرتا ممان مامونسیه چھٹکارو کھے 6 وِي وروال

غزل

تیں ہوں روز ازل سكنو اِی تاں تير *ڈور* معنی کا لفظ ماث إِنْكَالَ كَطِي مُعْلِولَ رنتال ب لبكين ناث أول وہا مجبور بھانوس ہوں مُونِّدًا أبكارو أير پڙھ ڪ ہوا خون 坑 چُوآنو ماث ノじ دِنُو نے بيرط و ما کھی ، سجنا ميري وس ہے تاں، گھلیئے گاوے، بناوے، آیے شِنگراں كونكار شونكار غزل غزل کو، ماث ماث بإغال کڑھے مِعْ ببلا نيلا ربتا بخوں گرم ہوؤ بازار کی رُت آئی بر تے اُڈے رۇول نوباں رۇ ول



غزل

ہوں غماں کی بیڈھ لے کے آئیو توڑوں کے کروں ائے دِلا دَس عشق نان جیپوڑوں نہ جیپوڑوں کے کروں؟ شعر ماث ہے میرا اوہڑی نجوڑوں کے کروں هول ون رات کے مہانے میرو دل شیر سے بے خوف ہوں اے سنگیو ناہر کی مروڑوں ہوں کھلوں تاں قافلو نکھڑیے، چکوں تاں تم دَ سو سنگبو بیسوں کہ دور ول ري قومال کا بن لال صابر قوم کو ماث بوٹا کے تلے چھر چھر کے لوڑوں کے کروں



ولی دکنی

ناث قانی لازم اے بندو منشق ماث زات الله بزدانی فنا ہے دوآں جہاناں کی نبی علیسائے کی ذات لازم آے اپنا تن کی عشق كا كوها ہے تھارا ماث اقرار نادانی اُت بهلال کے بشر ، ہے جگ مان کس کو حوصلو فرشته تفسير قرآني مكهط بنال دیں شاباش سارا تیری مدح ماث گوهر افشاني







مئی کا شاره واسطے اپنونٹری تے شعری موادیم مئی تُوں پہلال بھیجیو

+93005515140



ا پنی کہانی لکھو

بزم گوجری، اک نکی جنگ کوشش ہے۔ جس کورنگ روغن تھماری علمی، ادبی تے ثقافتی لکھتاں نال ہی دن بدن نگھر توجئے گو۔ لکھت دراصل اپنادور کی کہانی وے، نظم، غزل، ماہیہ تے بارسب کج آپ نال بیتی کہانیوں کارنگ ایں۔ سیاناں لوک اپنی کہانی لکھ کے تاریخ کے حوالے کریں تے عام لوکاں کی سنہری کہانی فضاماں دھووں بن کے حوالے کریں تے عام لوکاں کی سنہری کہانی فضاماں دھووں بن کے رہ جیس، اس کا سبق وی اگلی نسلاں کے کم نہی آسکتا۔ قلم، کاغذ نیبڑویا موبائل، کمپیوٹر وراپنی کہانی لکھنی شروع کرو۔ "بزم گوجری" خوالے نیبڑویا موبائل، کمپیوٹر وراپنی کہانی شعریا نثر مالکھ کے مہارے حوالے کرو، ہم اس ناں رہتی دنیا تک تھاری نشانی اگلی نسلاں کے سپر د کرو، ہم اس ناں رہتی دنیا تک تھاری نشانی اگلی نسلاں کے سپر د کراں گا۔ ہر انسان کی اپنی زندگی تے اپنی کہانی وے، کوئے دوجو اس ماں رنگ نہی پہر سکتو تے نہ کوئے دوجو تھاری کہانی تھاری طرحاں بیان کرسکے۔

Email: bazmegojri@gmail.com +923005515140

بزم گوجری پاکستان

S-199, Malikabad Shopping Mall, Murree Road, Satellite Town, Rawalpindi

FOLLOW US





